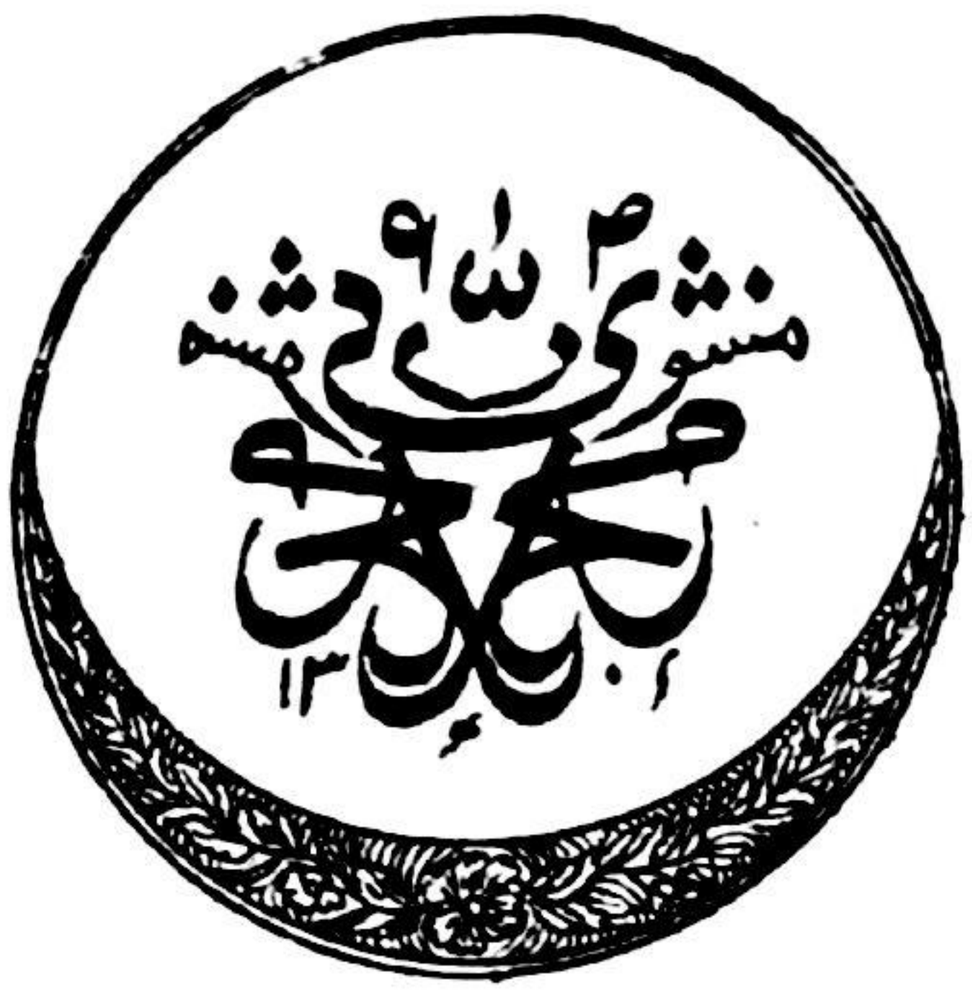

منشور رسولان سبہ محتاج بخاتم | باخاتم و دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت دہیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۴ | مطبوعہ ۵ ر صفر المظفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدہ قلم صداقت شعار منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما باپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شئی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہی
احسان تیرا ہی کیا فراوان — منت کو تری نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہی تو — حادث سبب اور قدیم ہی تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
تمہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لجاوے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر رحمت خردش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے، باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمہ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سر دفتر انبیا محمدؐ — سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اس پر — اس کے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے ای ناظرین منشور — ای پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہی ہدایت — دینداردنکو ہی فروغ ملت
اسپر گذرا ہی تیرہوان سال — ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہی جس سے ماہ و پروین
صورت پر اس کے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کتابی — ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار — ہے تم سے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیونگے حسب طاقت

ہی) دل سے دعائے سبز واری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

اشتہار

ای شائقین فن ادب کہ اس آخر زمانہ مین بوجہ کثرت رواج زبان انگریزی سے زبان عربی جس سے اسلام کا بقا ہے اور قرآن وحدیث کا سمجھنا اور سمجھانا اسی پر موقوف ہے مندرس اور مردہ ہوی جاتی ہے اور آجتک کوئی کتاب عربی مین ایسی نہین ہوی ہے جس سے تھوڑی استعداد کا آدمی بخوبی عربی زبان مین بول لے اور لکھ لے اس لئے فاضل ادیب عالم آدیب مولانا مولوی فیض بخش صاحب دام ظلہم نے ایک کتاب مسمی بہ نہج المصادر بہ اسلوب نو و ترتیب جدید سے تصنیف کیا ہے فی الحقیقت یہ کتاب لاجواب واسطے ان لوگون سے جن کو چار پانچ مہینہ کے محنت مین عربی زبان مین لکھنا بولنا مطلوب ہو نہایت ہی معین ہے اور ان صاحبون کے لئے جو اردو فارسی سے عربی مین اور عربی سے اردو فارسی مین ترجمہ کرنا بہ آسانی چاہتے ہون نہایت مفید ہے جن صاحب کو خریداری کتاب نادر مسطور کی منظور ہو ۹ر معہ محصول ڈاک پاس مشتہر کے روانہ کرکے طلب فرماوین فقط۔

المشتہر شیخ واحد علی ساکن محلہ دھولپورہ شہر عظیم آباد مکان بیار تعلق مرحوم۔

قبول اسلام

حامئ دین متین جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی زید فیضہ

تسلیم۔ واقع ۲ر محرم الحرام ۱۳۰۱ ہجری مقدسہ مسمی شنو دیال ولد راو ماکشن قوم برہمن گوت گوڑ سکنہ سرہند بسے علاقہ پیالہ برضا و رغبت مشرف باسلام اور مسمی بہ شیخ غلام محمد ہوا۔

۲۔ ۳ر ماہ صدر سنہ صدر مسماۃ بمافندہ سوکھی پیت ہندلو سکنہ شاہ جہان پور اب مسماۃ اسلام ہوی برضاے خویش۔

۳۔ غرہ ربیع الاول سنہ صدر پالا ولد کاہیا قوم ہلاکھور گوت بالی سکنہ گنی وندحال اسلام مین مسمی شیخ محمد برغبت خود۔

۴۔ غرہ ربیع الاول سنہ صدر۔ مسمی کہلو ولد تہاکر قوم برہمن کوت سارست سکنہ پہڈ و رسرکار پیالہ کی ریاست مسمی بہ شیخ امام الدین شخص خواندہ اپنے قلم سے العبد کتاب لمر نو مسلمانان پر لکھا اور شوق بیان کیا۔ ان لوگون کا لمر جو لکھا گیا ہے ان سے سابق سالہا گذشتہ سے جو مشرف باسلام ہوے ہین ان کی لکھنے کی اگر اجازت ہووے تو وہ بہی لکھے جاوین اور ان سے لاحق بہی ہین چونکہ نوبت تحریر اولین ہین اس واسطے تکلف نہ ہوا۔ راقم

کرم بخش ساکن پہلور۔

حامی دین لطیف جناب محمد شریف صاحب دام مجدہ
تسلیم۔ التماس خدمت مین یہ ہے کہ مضمون مرقومہ الدیل
مرسول خدمت بابرکت ہے امید کہ آپ سے اخبار صداقت
آثار سے کسی گوشہ مین جگہ ملی تو منت سے خالی نہین
وہو ہذا **قولہ** اعتراض انجیل متی سے پہلے باب کی
آٹھوین آیت مین الخ۔
اقول واہ صاحب یہ خوب مضمون ہے کہ آپ ہی
سوال کرتے ہین اور آپ ہی جواب دیتے ہین اور
یہ تو موئی بات ہے اگر آپ کو منظور ہوگا تو مسٹر
متی کی ایسی غلطیان معائنہ کرادونگا کہ اون کا
جواب آپ سے قیامت تک نہ ہوگا اب سنئے کہ
مسٹر متی نے غلطی سے اخزیاہ بواس امصیاہو یہوئیم
وغیرہ کو چھوڑ دیا چنانچہ گواہ اسکا عہد عتیق ہے
اور آپ کے ہمعصر علما بھی سہو کاتب سے مقر ہین
قولہ نسب نامہ مندرجہ انجیل متی آدمیون سے
طرف سے نہین لکھا گیا بذریعہ الہام آلہی لکھا گیا
ہے الخ
اقول عقل چہ نیک بخت است کہ پیش پولوسیان
بباید۔ جناب منشی منصور صاحب ذرے خدا سے
ڈرو بیچارے مسٹر متی کو الہام کی تہمت نہ لگاؤ
مسٹر متی اسکے مدعی نہین کہ مین نے انجیل کو ذریعہ
الہام یا غیر الہام کا لکھا ہے۔ مدعی سست گواہ
چست کا معاملہ اچھا نہین ہوتا اور آپ بھی سمجھ
لیجئے کہ الہام ربانی پرہیزگار دیندار ایماندار کو
ہوتا ہے اور مسٹر متی پر کیا منحصر ہے جملہ شاگردان
مسیح امور مذکورہ سے بری ہین موید میرے قول کے
کلمات مسیح معلولی ہین چنانچہ آپ کو بھی معلوم ہوگا
کہ اگر کسی کو شیطان کسی کو بے اعتقاد کہیں ہے۔ ایمان
مسیح نے بنا رکھا ہے یہان تک کہ رای کے دانہ برابر
شاگردون مین ایمان نہ تہا۔ اس سے تسلیم نہ کرنے
مین اور اقوال مسیح بھی غلط سمجھے جائین گے۔ بھلا
الہام پر ایسی کیا شامت سوار تہی جو ایسے آدمیون
کو گھیرتہا۔ علاوہ اسکے الہام کو تو میز پر رکھو پہلے
تعین زمانہ تصنیف تو کر لیجئے اور یہ کیونکر ثابت ہوا
کہ جس انجیل پر متی کا نام لکھا ہے وہ متی کی تصنیف
ہے مین کہتا ہون کہ کوئی شاگرد بموجب قول مسیح
الہام سے لایق نہین اور اناجیل بعد مسیح مصلوبی سے
تحریر کئے گئین ہین کہ جنکا زمانہ تصنیف تک تحقیق نہین
صرف نام لکھدینے سے متی کے نام زد نہین ہوسکتے
اور اگر ہو تو مین کہتا ہون کہ انجیل داود جو امریکن
مشن لودہیانہ مین چھپی ہے کیا وہ داود کی تصنیف
ہے ہرگز نہین اوسکو پادری فرنچ صاحب نے تصنیف
کرکے زبردستی داؤد کا نام لکھدیا بعد گذرنے
چند روز کے مشہور کردی جائیگی کہ یہ انجیل
داؤد نے مسیح کے حق مین لکھا ہے علاوہ اس کے
کتاب روث کو ہی دیکھ لو۔ مین پوچھتا ہون کہ
کیا روث نے کہلیان مین بوعز کے مدد سے لکھا ہے
یہ سب آپ کے بزرگون کی بناوٹ ہے۔ اور آپ
نے جو نورا فشان کا کالم سیاہ کیا ہے اسمین کوئی
قصور آپ کا نہین۔ زمانہ اب ایسا آگیا ہے۔ کہ لالچ

زرین ایمان دیدیا ہے اب ایکٹ شہادت نمبر ۱ و ۷
کو ملاحظہ فرمائے کہ بار ثبوت اوس شخص پر ہوتا ہی کہ جو
کسی امر کا وقوع ثابت کرانا چاہے۔ سو مین نے اس امر
کو ثابت کر دیا کہ مسٹر متی نہ الہامی شخص نہ انجیل کے
مصنف۔ ور دسر کیسا یہان سر ہی گیا۔ اب آپ کو
لازم کہ اسکی تردید کرکے انجیل موضوعہ کو الہامی اور
متی کی تصنیف ثابت کرو۔

قولہ اس مین جو نسب نامہ شامل کیا گیا وہ بہی مسٹر یت
موسوی کے بموجب صحیح اور درست ہے الخ۔

اقول سبحان اللہ حمایت ہو تو ایسی ہو۔ اجی حضرت
اور لیجئے مسٹر متی یوسف بخار کو یعقوب کا بیٹا لکہتے
ہین اور مسٹر لوقا ہیلی کا بیٹا بتاتے ہین فرمائے دونون
مین حقیقی باپ کون ہے اور کیا یہ سچ ہے کہ یوسف کا
کبہی یعقوب اور کبہی ہیلی باپ بن جاوے واہ کیا
خوب الہام ہے۔

قولہ حضرت متی نے جو ان چار دن پادشاہون کے
نام اپنے نسب نامہ مین داخل نہین کئے اسکا باعث انکی
بت پرستی الخ۔

اقول اب یہ فرمائے کہ جو نسب نامہ مندرجۂ انجیل متی
ہے متی کا ہے یا مسیح مصلوبی کا اگر متی کا ہے تو بدرجہ
اولی غلط ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ مسیح ابن اللہ کا
ہے تو بہی غلط ہے کیونکہ مسیح کے پیدایش روح القدس
سے ہے ان کے نسب نامہ مین انسان کا داخل ہونا
لغو ہے اور یہ جو فرمایا کہ چار بادشاہون کے نام مسٹر متی
نے بباعث بت پرستی و برگشتگی کے خارج کئے تو مین
باوب یہ دریافت کرتا ہون کہ یہوداہ ابن یعقوب کا
زنا تمر سے پیدایش ۳۸ مین درج ہے اور روت کا
بوعز کے پاس کہلیان مین جانا اور بے نکاح تمام رات
اوس کے پاس سونا۔ ۳-۱۴ روت مین مندرج ہے
اور سلیمان کا بڑہاپے مین بت پرستی کرنا اور داؤد
کا اوریاہ کے جورو سے ہم بستر ہونا قبل از نکاح۔
۲ سموئیل ۱۱ مین موجود ہے کیا یہ مسٹر متی کے نزدیک
برگشتگی و بت پرستی نہ تہی۔ جو مثل چار دن پادشاہون
کے ان کو بہی نسب نامہ سے خارج کرتے اجی حضرت آپ
کچہ ہی کہین نباوت کہل جاتی ہے غور فرمائے مسٹر
متی نے گنتی ۱۵-۳ بموجب موافق حوالہ آپ کے
ان کو مثل چار دن پادشاہون کے گروہ سے نہین
کاٹا پہر زبور ۳۷-۲۸ کا حوالہ آپ نے لکہا ہے
کہ شریرون کی نسل کاٹی جائیگی بہلا غور تو فرمائے
کہ آپ نے شریر بناکر جنکی نسل کاٹنا چاہا ان کی نسل
تو نسب نامہ مین موجود ہے یہ مسٹر متی کی آپ نے
اور غلطی نکالی۔ یہ کیا کیا آپ نے مسٹر متی کے ذمہ
کیا پہلے غلطیان تہوڑے تہین انہین غلطیون سے سبکدوش
نہین ہوتے تہے آپ نے متی کے سر پر اور تہوپ دین
واہ منشی منصور صاحب دہلی کو مارین شاہ مدار۔

قولہ ہان محمدیون کے پیشوا خلیفہ دوم عمر صاحب الخ
اقول خوشتر آن باشد کہ سر دلبران۔ گفتہ آید در
حدیث دیگران۔ منشور محمدی نمبر ۱۲ مطبوعہ ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۰۱ ہجری جلد ۱۲ کو ملاحظہ فرمائے مین
نے بائبل مقدس سے مقامات جو خدا کے مشیر کار و صلاحی

دیزہ نے کیا ہے اور جو آپ نے اخبار مذکور ملاحظہ
فرمایا ہو تو براہ نوازش مطلع فرماے ہین آپ کے
پاس ذریعہ خط یا اخبار پہونچا دون گا۔ اور جو
نزول قرآن حضرت عمر رضہ سے مشورت پر ہے تو
آپ کو مناسب تہا کہ مقام و نشان معہ آیت تحریر
کرتے مگر آپ نے بے نشان بے تکی بات کہدی۔
ہان البتہ یہ فائدہ ہوا کہ پادری صاحبون کا جی
خوش ہوگیا اور نیازمند کو آپ کی تحقیقات معلوم
ہوگئی ہین منتظر ہون کہ پتہ و نشان معہ آیت براہ
عنایت تحریر کیجئے۔ فقط۔

راقم ایشکا خیر خواہ عبد المجید از انکن۔

بقیہ جواب نورافشان نمبری ۲۳ و ۲۴ جلد ۱۲

اور اس رویا سے کئے سال کے بعد حضرت اسماعیل بموجب
وعدۂ خداوندی صلب ابراہیم سے پیدا ہوے دیکھو
پیدایش ۱۶ باب ۱۴ اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور
وہ حاملہ ہوی ۱۰۔ پہر خداوند کے فرشتہ نے کہا
کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤن گا کہ وہ کثرت
سے گنی نجاے ۱۱۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوسے
کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوس کا نام
اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہ سن لیا۔
اب پادری صاحب غور فرماوین کہ ابراہیم کی
وراثت کیا ہے جسکی وارث ہونے کا ان کی صلبی
اولاد سے وعدہ ہوا ابراہیم دینی و دنیوی دونون
ورثہ رکہتے تہے پس خدا نے ان دونون وراثت
کا انکی اولاد کو وارث نہرایا اور آپ اس وراثت
سے حضرت اسماعیل کو علحدہ کرتے ہین اگر حضرت ابراہیم
دینی وارث نہون تو اسماعیل ہی دینی وارث
نہین ہو سکتے یہ کیا انصاف ہے کہ خدا تو اس وراثت
کو اونکی اولاد مین برابر جاری رکہتا ہے اور آپ
ایک فرزند کو وارث نہراتے اور دوسرے کو خلاف
منشاء تقسیم خداوندی وارث نہین کہتے اور یہ وعدہ
تو خاص اسماعیل ہی سے ہوا ہے کیونکہ اسی وعدہ کے
بموجب خدا کے فرشتے نے بہی حضرت ہاجرہ کو بشارت
دی حضرت اسحٰق تو ۱۴ سال بعد ولادت حضرت
اسماعیلؑ کے پیدا ہوے لیکن خدا ہم کو پادریصاحب
سا متعصب ہٹ دہرم نہ کرے ہم اقرار کرتے ہین
کہ اس بشارت مین حضرت اسحاق بہی شریک ہین
کیونکہ وہ بہی صلب ابراہیم سے ہین اور یہ وعدہ
وراثت دائمی اولاد صلبی ہی سے ہے پس پادری
صاحب کا اسحٰقؑ کو دینی اور اسماعیل کو دنیوی
وارث کہنا سراسر ناانصافی ہے کیونکہ اگر دینی وارث
ہین تو دونون ہی وارث ہین اگر دنیوی وارث ہین
تب بہی دونون ہی وارث ہین ہر دو وراثت
دونون صاحبزادون مین جمع ہین اور خدا نے دونون
سے یکسان وعدہ کیا ہے اور کسیکو مستثنی نہین کیا
اپنی عقل سے دونون صاحبزادون سے لئے ایک ہی
لفظ سے دو معنی لینا اور ان کو جدا جدا تقسیم کرنا سراسر
انصاف کے خلاف اور خدا کی تقسیم مین اصلاح دینا ہے
پہر دیکہو خدا ابراہیم سے وعدہ کرتا ہے پیدایش باب

۱۲ نمبر ۲ ۔ اور مین تجھے ایک بڑی قوم بناؤن گا اور
تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کرون گا اور تو ایک
برکت ہوگا ۔ ۳ اور ان کو جو تجھے برکت دیتے ہین
برکت دون گا اور اسکو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے ۔
لعنتی کرون گا اور دنیا کے سب گھرانے تجھسے برکت
پاوین گے ۔ ۷ ۔ تب خداوند نے ابراہام کو دکھائی
دیکے کہا کہ یہی ملک مین تیری نسل کو دونگا ۔
یحمنا د ۹ باب ۷ ۔ تو وہ خداوند ہی جسنے ابراہام
کو چن لیا اور اوسی کسدیون اور سی نکال لایا اور
اوسکا نام بدلکر ابرہام نام رکھا ۸ ۔ تو نے اوسکا دل
اپنے حضور وفادار پایا اور اس سے یہ عہد باندھا
کہ مین کنعانیون اور حتیون اور اموریون اور
فرزیون اور یبوسیون اور جرجاسیون کی زمین
عنایت کرون گا اور تیری نسل کو دون گا ۔
پیدایش ۱۳ باب ۱۴ خداوند نے ابرہام سے کہا
کہ اپنی آنکھہ اوٹھا اور اس جگہ سے جہان تو ہے
اوتر اور دکن اور پورب اور پچھم دیکھہ ۔ ۱۵
کہ یہ تمام ملک جو تو اب دیکھتا ہے مین تجھ کو اور
تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دون گا ۱۶ ۔ اور تیری
نسل کو مین زمین کی خاک کی مانند بناؤن گا کہ
اگر کوئی آدمی زمین کی خاک کو گن سکے تو تیری
نسل بھی گنی جائے ۔
پیدایش ۱۵ باب ۱۸ اسی دن خداوند نے ابرام
سے عہد کرکے کہا کہ مین تیری اولاد کو یہ ملک دونگا
۲۴ باب ۷ ۔ خداوند آسمان کا خدا جو مجھے میرے
باپ کے گھر اور زادبوم سے نکال لایا اور مجھسے ہم
کلام ہوا اور جسنے قسم کھاکر مجھ سے کہا کہ مین تیری نسل
کو یہ زمین دون گا ۔
۱۷ باب ۱ ۔ جب ابرام ننانوے برس کا ہوا تب
خداوند ابرام کو نظر آیا اور اس سے کہا مین خدا
قادر ہون تو میرے حضور مین چل اور کامل ہو ۔
۲ ۔ اور مین اپنی اور تیری درمیان عہد کرتا ہون
کہ مین تجھے نہایت بڑھاؤن گا ۔ ۴ دیکھہ مین جو
ہون میرا عہد تیرے ساتھہ ہے اور تو بہت قومون
کا باپ ہوگا اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جاویگا
بلکہ تیرا نام ابرہام ہوگا کیونکہ مین نے تجھے بہت
قومون کا باپ ٹھہرایا ۔ ۶ ۔ اور مین تجھے بہت
برومند کرتا ہون اور قومین تجھسے پیدا ہونگے
اور بادشاہ تجھسے نکلینگے ۔ ۷ ۔ اور مین اپنی اور
تیری درمیان اور تیری بعد تیری نسل کے درمیان
اونکی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا
عہد کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۔ ۸ ۔ اور مین تجھ کو اور تیرے بعد
تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو پردیسی
ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور مین
ان کا خدا ہونگا ۔
۲۲ باب ۱۷ ۔ مین برکت دیتے ہی تجھے برکت دونگا
اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستارون
اور دریا کی کنارہ کی ریت کے مانند بڑھاؤنگا
اور تیری نسل اپنی دشمنون کی دروازہ پر قابض

ہون گے ۱۸ - اور تیری نسل سے زمین کی ساری
قومین برکت پاوین گے ۔
۱۸ باب ۱۸ - ابرہام تو یقینا ایک بڑی اور بزرگ
قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین اوس سے برکت
پاوین گے - ۱۹ - کیونکہ مین اوسکو جانتا ہون
کہ وہ اپنے بیٹون اور اپنے بعد اپنے گہرانے کو حکم کریگا
اور وے خداوند کی راہ کی نگہبانی کرکے عدل
اور انصاف کرین گے تاکہ خداوند ابرہام کی واسطے
جو کچھ اوس نے اوس کی حق مین کہا ہے پورا کرے
زبور ۱۰۵ - ۸ اوس نے ابدتک اپنی عہد کو اس
سخن کو جو اوسنے کہا ہزار پشتون کے لئے فرمایا ہے
۹ - وہی عہد جو اوسنے ابراہام سے کہا اور اضحاق
سے اوسکی قسم کہائی ۱۰ - اور اسے یعقوب کے لئے ایک
شریعت اور اسرائیل کے لئے ایک عہد ابدی ٹہرایا
۱۱ - یہ کہتے ہوے کہ مین کنعان کی زمین تجھ کو دیتا
ہون یہ تیرا موروثی حصہ ہے ۔

اب مین کہانتک اسکا اقتباس کرون کتب مقدسہ
کی ہر ایک صحیفہ اور ہر ایک کتاب مین بکثرت تمام
یہ دائمی عہد ابراہیم علیہ السلام سے اور اسکی اولاد
سے ہوا ہے اور اس وراثت دایمی کا وارث ابراہیم
کی صلبی اولاد کو بموجب پیدایش ۱۵ باب ۴ کے
ٹہرایا ہے اور چونکہ اس وعدہ مین دونون خاندان
یعنے بنی اسماعیل و بنی اسحاق کا فرق مراتب نہین
بیان ہوا ہے بلکہ یکسان وعدہ ہے تو دونون
خاندانون مین اس وعدہ کا ظہور بھی یکسان ہونا
چاہیے پادری صاحب ذرا تعصب کو دور فرماکر سوچین
اور غور کرین کہ اس وعدہ کے بموجب عرصہ بارہ سو
سال سے اوس ملک موعود پر اولاد اسماعیل قابض
و دخیل ہین یا نہین افسوس ہے کہ زبور داؤد مین تو
خدا صاف صاف بصیغہ جمع دونون بیٹون ابراہیم
اور ان کی اولاد کو اپنی راہ کا نگہبان و عادل
و منصف فرماے اور پادری صاحب اپنی زعم مین
بجز آل اسحاق کے آل اسماعیل کو اس درجہ نبوت
و الہی سے ساقط فرماوین ۔

حضرت اسحاق نے جو حضرت یعقوب کو برکت دی
اس کا بیان یہ ہے پیدایش ۲۸ باب ۳ - خدا
قادر مطلق تجھے برکت بخشے اور تجھے برومند کرے
اور تجھے بڑہا دے کہ تجھ سے قومون کی گروہ بنے ۔
۴ - اور وہ ابراہام کی برکت تجھے دیوے تجھ کو اور
تیری ساتھ تیری نسل کو بھی تاکہ تو اپنی اس مسافرت
کی اس سرزمین کو جو خدا نے ابرہام کو دی میراث
مین لاوے ۔

حضرت یعقوب بیرسبع سے چل کر جب حاران مین
پہونچے تو اونپر خواب مستولی ہوا پس آپ ایک پتھر سے
تکیہ لگاکر سو رہے اور ان کو خدا رویا مین نظر آیا
اوس رویا کا بیان بھی قابل التفات ہے ۔
پیدایش ۲۸ باب ۱۲ - کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑہی
زمین پر دہری ہے اور اسکا سرا آسمان کو پہونچا ہے
اور دیکھو خدا کے فرشتے اوپر سے چڑہتی اور اوترتے
ہین - ۱۳ - اور دیکھو خداوند اوسکی اوپر کہڑا ہے اور

اسنے کہا کہ مین خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اضحاق
کا خدا ہون مین یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری
نسل کو دونگا ۱۴۔ اور تیری نسل ایسی ہوگی جیسے
زمین کی گرد اور تو پچھم پورب اتر دکھن کو پھوٹ
نکلے گا اور زمین سے تمام گھرانے تجھسے اور تیری نسل
سے برکت پاوین گے ۔

یہ وہ وعدہ تہا جو اضحاق و یعقوب علیہم السلام سے
ہوا اب جو وعدہ اسماعیل علیہ السلام سے ہوا اوسکو
بہی بہ نظر انصاف اس وعدۂ اسحٰق و یعقوب سے
ملانا چاہیے ۔

پیدایش ۲۱ باب ۱۲ ۔ خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ
بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری
نظر مین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی حق مین
جو سرہ نے تجھے کہی اوسکی آواز پر کان رکھہ کیونکہ
تیری نسل اضحاق سے کہلاویگی ۱۳۔ اور اوس
لونڈی کی بیٹی سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا
اس لئے کہ وہ بہی تیری نسل ہے ۱۷۔ تب خدا نے
اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے
نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا کہ اے
ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکے کی آواز
جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۔ ۱۸۔ اٹھہ اور اس
لڑکے کو اٹھا اور اوسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کر
مین اوسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۔ ۲۰ ۔ اور
خدا اوس لڑکے کے ساتھ اور وہ بڑہا اور بیابان
مین رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا ۔ ۲۱ اور وہ فاران

کے بیابان مین رہا ۔

۱۷ باب ۲۰ اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سنی
دیکھہ مین اسے برکت دونگا اور اسے برومند
کرونگا اور اسے بہت بڑہاؤنگا اور اس سے
بارہ[1] سردار پیدا ہون گے اور مین اوس سے
بڑی قوم بناؤنگا ۔

اور حضرت اسحاق کے حق مین بعینہ انہین الفاظ
سے وعدہ ہے ۔

پیدایش ۲۶ باب ۲۴ خداوند اسی رات اسپر
ظاہر ہوا اور کہا کہ مین تیرے باپ ابرہام کا خدا
ہون مت ڈر کہ مین تیرے ساتھ ہون اور تجھے
برکت دونگا ۔ اور اپنی بندہ ابرہام کے لئے
تیری نسل بڑہاؤنگا ۔

اب ناظرین و منصف مزاج ان سب وعدون پر
غور فرماوین کہ حضرت اسحاق و یعقوب و اسماعیل
سے برابر ایک ہی طرح ایک ہی قسم کی الفاظ اور
ایک ہی ڈہنگ پر وعدہ ہوا ہے اور یاد رکھنا چاہیے

[1] بارہ سردار یعنے دوازدہ ائمہ اہل بیت نبوی کہ اول
اونکے حضرت علی ابن ابی طالب ابن عم رسول اور
اخر اون کے محمد مہدی ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
انمین سے ۱۱ امام یعنے علی و حسن و حسین و علی بن حسین
و محمد بن علی و جعفر صادق و موسی کاظم و موسی رضا
و تقی و علی نقی و حسن عسکری علیہم السلام کا ظہور ہو چکا ہے
باقی محمد مہدی کہ بارہوین امام ہین قرب قیامت
مین ظہور کرین گے ۔ ۱۲ ۔

لفظ برکت کو جو اسحاق کے حق مین وارد ہے دینی برکت سمجھین اور اس لفظ برکت سے جو اسماعیل کے حق مین نازل ہے دنیوی بڑہاؤ تصور کرین یہ کسقدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔

اسماعیل کے وعدے مین تین الفاظ جدا جدا وارد ہین۔ اول برکت دینا۔ دوم برومند کرنا سوم بڑی قوم کرنا۔ اور نیز پیدایش ۱۷ باب ۲۰ مین خدا کا ساتھ رہنا پھر کیا ان تینون متفرق الفاظ کی ایک ہی معنی ہین۔

اور حضرت اسحاق کے لئے بھی دو تین الفاظ جدا جدا وارد ہین اول خدا کا ساتھ رہنا دوم برکت دینا سوم نسل زیادہ کرنا۔

پس بلا تعصب منصف مزاج ہر دو وعدہ مین مقابلہ کرکے پادری صاحب کے معنے بنانے پر غور فرمائین کہ اسحاق کے وعدہ مین کیا بات ہے جو روحانی برکت تصور ہوئی اور اسماعیل کے وعدہ مین کیا بات کمی ہے جو دنیوی برکت سمجھی گئی اور جو وعدہ کہ خدا نے ابرہام سے کیا اور ہمیشہ کا عہد باندھا اور اوسے وعدہ کی بموجب وارث اوس شی موعود کا ابراہیم اور انکی صلبی اولاد کو ٹھہرایا اور اسماعیل و اسحاق کو اولاد و نسل ابراہیم کہا تو کیون نہین وہ وعدہ اسماعیل و اسحاق دونون کے حق مین سمجھا جاتا۔

اور خود پطرس حواری توریت استثنا ۱۸ باب ۱۸ کی پیشین گوئی کو جسپر یہ کچھ اعتراض بیجا پادری صاحب کا تبا خاص پیغمبر عرب ہی موزون کرتا ہے اور اوسکا مصداق اوسی کو بتلاتا ہے اور یشوع سے لیکر مسیح تک جیسا کہ پادری صاحب نے دعوی کیا ہے مصداق اس خبر کا کسیکو نہین پاتا بلکہ یشوع سے لیکر مسیح تک سبکو اس خبر کا مخبر آنحضرتؐ کی شان مین کہتا ہے چنانچہ بحوالہ اعمال الرسل باب ۳۔

۱۹-۲۵۔ صدر مین لکھ چکا ہون وہ کہتا ہے کہ جب تک وہ نبی جسکی خبر استثنا ۱۸ باب ۱۸ مین ہے اور جسکی خبر سموئیل سے لگا یسوع مسیح تک نے دی ہے آ نہ لی تب تک مسیح دوبارہ آسمان سے نہین آوینگے۔

تو بس اب غور فرماے کہ مابین موسیٰ و عیسیٰ وہ کون نبی ہے جو تشریف لایا اور مثیل موسیٰ کہلایا پس پادری صاحب کا یہ کہنا کہ یہ خبر اس سلسلہ انبیا کی ہے جو یشوع سے لیکر مسیح تک ہوی کسقدر دریاے تحیر مین غرق کرنا ہے کیونکہ خود پطرس حواری اس سلسلہ انبیا مین جنکا ذکر پادریصاحب کرتے ہین اس نبی عظیم الشان کو نہین بتلاتے۔

اور بعد گرفتاری بابل کی جو حضرت عزیرؑ نے توریت کو لکھوا دیا تو اوس مین بھی انکار ہے کہ موسیٰ سے مانند کوئی نبی ابتک قایم نہین ہوا۔ چنانچہ اسناد اوسکی درج ذیل ہے۔

استثنا ۳۴ باب ۱۰۔ ابتک بنی اسرائیل مین موسیٰ سے مانند کوئی نبی نہین آٹھا۔

اور خود عیسیٰ مسیح کے وقت مین سواے مسیح کے جملہ اہل کتاب کو اس نبی کے آنے کا انتظار ہتا دیکھو یوحنا

اباب ۱۹۔ اور یوحنا کی گواہی یہ ہی جبکہ یہودیون
نے یروسلم سے کاہنون اور لاویون کو بھیجا کہ اس
سے پوچھین کہ تو کون ہے۔ ۲۰۔ اور اوس نے اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون
۲۱۔ تب اونہون نے اس سے پوچھا تو اور کون کیا
تو الیاس ہے اوسنے کہا مین نہین ہون پس آیا تو
وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہین۔

دیکھو یوحنا حواری بزبان یوحنا اصطباغی تین
نبیون کا ذکر کرتا ہے ایک حضرت الیاس دوم حضرت
مسیح سوم وہ نبی جو علاوہ الیاس و مسیح کے ہونیوالا
تہا اور جس کا انتظار تمام یہود دیکہتے تہے اور مسیح کی
تو ابتک منتظر ہین لیکن وہ نبی علاوہ مسیح و الیاس کی
ایسا مشہور و معزز و ذی مرتبہ تہا کہ صرف اشارہ ہی
اوس وقت کی سوال و جواب مین کافی سمجہا گیا چنانچہ
معزز اور مشہور شخص کے نام نہ لینے اور فقط اشارہ
ہی کرنے کا دستور اب بہی جاری ہے جیسے شاہ انگلستان
کو صرف ملکہ معظمہ کہنے پر اکتفا کرتے ہین علی ہذا لات صاحب
کمشنر صاحب کلکٹر صاحب وغیرہ اور جیسے اہل اسلام
آجتک پیغمبر عرب کو آنحضرت کہنے پر اکتفا کرتے و قس علی ہذا
علاوہ اس کے اور بہت اسناد ہین جو لوگ کتب مقدسہ
پر عبور رکہتے ہین وہ خوب واقف ہین پس اب غور
کیجئے کہ جسکی نسبت موسی نے وعدہ کیا کہ تیرے بہائیون
مین سے مجہسا ایک نبی ظہور کریگا اور جسکی نسبت پطرس
حواری نے اقرار کیا کہ مابین رفع مسیح سے اوس نبی
مثیل موسی کا ابراہیم کی اولاد سے بنی اسرائیل کے
بہائیون مین سے مطابق استثنا ۱۸ باب ۱۸ کی آنا
ضرور ہے اور جسکی واسطے یہود حضرت یحیی علیہ السلام
کے پاس دریافت حال کو گئے اور اونہون نے اوس
نبی ہونے سے انکار کیا وہ نبی سوائے حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کون ہو سکتا ہے۔
کیونکہ بعد رفع مسیح کے سوائے سوائے آنحضرت کے اور
کوئی نبی نہین ہوا اور بالتحقیق آپ برادر بنی اسرائیل
ہین جیسا کہ پیچہے گذرا۔

اب اسمین دو باتین اور قابل غور ہین جنکی نسبت
پادری صاحب کچہ نہین بولے اور ذرا دم زنی نہین
کی اور واقعی اسمین کوئی دم مار نہین سکتا اور وہ
یہ ہین کہ جیسا اس خبر مین شرط برادری لگائی ہوی
ہے ایسے ہی دو شرط اور ہین۔
ایک خدا کا کلام اس کے مونہ مین پڑنا۔ دوسرے موسی
کا مثیل اور موسی کے مانند ہونا۔

پہلی شرط کے نسبت تو تمام یہودی و عیسائی
تسلیم کرتے ہین کہ سوا احکام عشرہ موسوی کے
تمام انبیاء بنی اسرائیل پر جو وحی آتی تہی اور وہ
تورات و زبور و انجیل وغیرہ مین لکہی ہوی ہے
بعینہ انہین الفاظ منزلہ سے تحریر نہین ہوئی بلکہ انکی
دل پر مطلب القا ہوتا تہا اور وہ اس مطلب کو
اپنی محاورہ مین لوگون کو سنا دیتے تہے اناجیل
اربعہ کی بہی وہی الفاظ نہین ہین کیونکہ اناجیل
یونانی زبان مین ہین اور حضرت مسیح عبری نژاد
عبرانی بولتے تہے پس یہ وصف قرآن مجید مین ہے کہ

بعینہ اونہین الفاظ منزلہ کو آنحضرتؐ پڑہ سناتے ہے اور اونہین آیات منزلہ بلفظہ سے جمع کیا بجنسہ قرآن مجید موجود ہے۔

دوسری شرط کی نسبت غور فرمائے کہ بنی اسرائیل مین کوئی نبی موسیٰ سے مانند نہین ہوا چنانچہ حضرت عزیرؑ و پطرس حواری کی گواہی پیچھے گذر چکی۔

بیشک پیغمبر عرب بہر صورت موسی سے مانند ہوے جنکی ثبوت مین اختصارًا دو چار باتین قابل غور ہین

پہلے حضرت موسیٰ نے بخوف دشمنان دین اپنی وطن سے ہجرت کی اور اسی طرح قدم بقدم آنحضرتؐ کو بہی بخوف دشمنان دین اپنی وطن سے ہجرت کرنا پڑا۔

دوسری حضرت موسیٰ نے ہجرت کرکے شہر یثرب مین جسکا نام اب مدینہ منورہ ہے قیام پکڑا اور پناہ لی یہ شہر یثرون بانی شہر کے نام سے مشہور تھا۔ اسی طرح سے آنحضرتؐ نے ہجرت کرکے اوسی شہر مدینہ مین قیام پکڑا اور پناہ لی۔

تیسری حضرت موسیٰ پر کلام الٰہی بلفظہ نازل ہوا کہ مراد احکام عشرہ سے ہے ایسے ہی آنحضرت پر کلام الٰہی بلفظہ نازل ہوا کہ اب موجود ہے۔

چوتہی حضرت موسی کو کفار پر حکم جہاد ہوا ایسے ہی آپ کو بہی ان کفار پر حکم جہاد ہوا جو مانع وحارج احکام ومواعظ الٰہی ہے اور جو فتنہ وفساد وشور وشر پیدا کرتے تہے۔

پانچوین حضرت موسیٰ نے اپنی متفرق وپایمال اقوام کو مصر سے نکال کر یک جا جمع کر دیا آنحضرتؐ نے بہی اپنی مختلف اقوام عرب کو جو فیما بین کینہ کش اور دشمن دش تہین اور ہر سال دریاے خون کو بہا دیتی تہین جمع کرکے یک دل ویک جان کر دیا مزید برآن خداے واحد یکتا ذوالجلال کا عارف بنا دیا۔

چہٹی حضرت موسیٰ نے ملک فتح کیا اور بنی اسرائیل مین بادشاہت قایم کی ایسی ہی آپ نے ملک فتح کیا اور بنی اسماعیل مین دینوی بادشاہت قایم کی۔

مزید برآن یہ کہ حضرت موسیٰ کا اصلی مقصد فتوح ملک کنعان وملک گیری کا تہا اور آنحضرتؐ کا دلی مقصد یہ نہ تہا بلکہ اتفاقات زمانہ سے بادشاہت بہی قایم ہوگئی تاکہ طابق النعل بالنعل بشارت مثیل موسیٰ آپ کی وجود باجود مین مکمل ہووے۔

ساتوین حضرت موسیٰ کو شریعت عطا ہوی اور ایک کتاب شریعت دیگئی جسکا نام توریت ہے اسی طرح آنجناب کو شریعت عطا ہوی اور ایک کتاب شریعت دیگئی جسکا نام قرآن ہے بالیقین کوئی پیغمبر سواے حضرت موسیٰ وحضرت محمدؐ کے ایسا نہین ہوا جس کو ایسی شریعت اور ایسی کتاب دیگئی ہو۔ کیونکہ تمام انبیا و بنی اسرائیل وحضرت عیسیٰ سب کے سب تابع شریعت موسوی تہے کوئی خاص شریعت کسی کو مثل شریعت محمدی وموسوی کے نہین دیگئی

آٹہوین عیسائی مورخون اور مصنفون نے بہی مثل جان ڈیون پورٹ صاحب وگاڈفری ہیگنس صاحب وغیرہ کی آپ کو مثیل موسیٰ تسلیم ومنظور کر لیا ہے

پس ایسے صاف اور روشن بشارت دیکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت نہ ہون۔

آب مین پادری صاحب کی منت کرتا ہون کہ دنیا چند روزہ ہے آخر خدا کو مونہ دکھانا ہے نظر برین آپ پھر کبھی پیغمبر عربؐ کی مخالفت مین قلم اٹھا کر خدا اور بائبل کی مخالف نہ بنین۔

ناظرین طوالت مضمون سے معاف فرماوین کہ مین نے حتی المقدور اختصار مین کوتاہی نہین کی لیکن یہ وہ خبر ہے جسکی بنیاد پر تمام کتب مقدسہ کا دارومدار اور تمام عالم کی بنیاد ہے اگر پورا پورا حال اس خبر کا لکھتا تو بہت بڑی کتاب ہوجاتی تاہم ایک چھوٹی رسالہ سے یہ مضمون کم نہین ہوا۔

راقم وہی غریب نالنگل ضلع بجنور کا۔

نبوت محمدی کی محقق کو جواب نمبر ۴

اگر تثلیث اور کفارہ کا کفر آمیز عقیدہ یا مسئلہ ایسا ہے ضروری تہا کہ جسپر ساری دنیا اور ساری نسلون کی نجات کا مدار رہا تو اوسکو آدم سے وقت سے شروع کرنا تہا تعجب ہے کہ ایسی ضروری مسئلہ مدار نجات کا اشارۃ بہی عہد عتیق مین کہین ذکر نہین آیا اور نہ کسی مرسل نبی نے اسکی تعلیم کی جہان عہد عتیق مین اور پیشین گوئیان لکہی ہین وہان یہ مسئلہ نہین سما سکتا تہا یا یہ کہ اوسکو نبی مان نہین سکتے ہے لازم تو یہ تہا کہ اس مسئلہ کی تعلیم آدم کے وقت سے ہی ہونی شروع ہوتی اسقدر خرابیان اور جہگڑے کیون پڑتے مسیح آتا نہ آتا لوگ یون ہی مان لیتے اگر منصور صاحب سے نزدیک عہد عتیق مین کوئی ایسی جگہ یا کوئی ایسا موقعہ ہو کہ جس سے یہ کفر کی تعلیم پائی جاتی ہو تو مہربانی کرکے پیش کرین مگر یاد رہے کہ ایسا نہ ہو جیسے مسیحی کہدیا کرتے ہین کہ ابرہام کے پاس ایک دفعہ تین فرشتے آئے تہے ان مین ایک مسیح تہا کوئی ظاہری ثبوت ہونا چاہیے۔

انبیاء ماسبق نے جہان مسیح کو لعنۃ با اللہ خدا کا بیٹا کہا ہو یا یہ خبر دی ہو کہ مسیح خدا کا بیٹا ہوگا وہ جگہ اور موقعہ پیش کیجئے آپ کو دس ہفتہ کی مہلت ہے اور اگر نہ کرسکو تو برائے خدا اپنی چند روزہ زندگی پر رحم کرکے ایسے کفر کے باتون سے توبہ کرو اور سچے دل سے۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ پڑہکر نجاتی جہنڈے کے نیچے آجاؤ۔ **قولہ** چونکہ یہ بات ہی ضروری تہی کہ ہمکو اگلے نبیون کی بابت کچہ خبر دیجاوے کیونکہ پہلے نبیون کا یہی قاعدہ تہا کہ آنے والے نبی کی بابت ضرور خبر دیتے تہے اور خداوند مسیح کو ہی باعتبار درجۂ نبوت ضرور تہا کہ اگر کوئی نبی آنے والا ہو تو اوسکی خبر دیوے لیکن اوس نے کسی نبی سے آنے کی خبر نہین دی۔ **اقول** واہ مسٹر منصور صاحب بائبل سے بہی آپ کو خوب واقفیت اور ملکہ حاصل ہے۔ فرمائے کہ موسی کے واسطے کس نبی نے خبر دی یا پیشین گوئی کی تہی آپکے خیال مین تو آنے والی نبیونکی بابت ضرور ہے کہ پہلے نبی خبر دین یا پیشین

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا۔